تنزیل و تاویل

تفسیر آیہ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی

(از جناب مولٰنا داؤد اکبر صاحب اصلاحی)

ایک استفسار کے جواب میں آیات مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ کی جو تاویل ہم نے رسالہ ترجمان القرآن (بابتہ شوال ۱۳۵۵ھ) میں اختیار کی تھی مولانا ابوالاعلیٰ صاحب کو اس سے اتفاق نہیں چنانچہ مولٰنا نے آخر میں اپنی تحقیق بھی درج فرما دی ہے، ہم نے مولٰنا کی تحقیق کو بار بار پڑھا، اور ہر مرتبہ اسی نتیجہ پر پہنچے کہ مولٰنا کے سامنے ہماری تاویل کے قبول کرنے میں اصلی دقت خطاب کی ہے اس لیے آج ہم قرآن پاک کے طریقہ خطاب سے بحث کریں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو مولٰنا نے ابن عباس اور دیگر مفسرین کی جو تصریح پیش کی ہے اس سے بھی بحث کریں گے۔

مجھے اپنی تاویل پر اصرار نہیں ہے اس لیے اس پر جو کچھ بھی لکھوں گا طالبعلمانہ لکھوں گا اور مقصود تحقیق مسئلہ ہوگا نہ کہ بحث و مناظرہ اس لیے کہ مناظرہ سے آج تک کوئی مسئلہ طے نہیں ہوا ہے۔ مولانا نے خطاب کی حسب ذیل زحمتوں کو پیش کر کے میری تاویل کی تردید فرمائی ہے:-

(۱) سورہ انفال کے ساتویں رکوع سے اخیر سورہ تک خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے، یا مسلمانوں سے ہوا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ تریدون، لمسکم اور فیما اخذتم کا خطاب بھی مسلمانوں سے ہی ہو۔

(۲) بالفرض اگر تریدون وغیرہ کا مخاطب کفار یا یہودیوں کو قرار دے دیا جائے تو پھر فکلوا مما غنمتم کا خطاب کس سے ہوگا؟ ایک ہی سلسلۂ کلام میں کہیں مسلمانوں سے خطاب اور کہیں یہود و کفار سے خطاب کلام کو بے معنی کر دیتا ہے۔

(۳) مابعد کی آیت کے اس ٹکڑے (مما اخذ منکم) سے معلوم ہوتا ہے کہ فیما اخذتم کا خطاب بھی مسلمانوں ہی سے ہوگا۔

ہمارے نزدیک مولنا جن وجوہ کی بنا پر تریدون۔ لمسکم، فیما اخذتم کا خطاب مسلمانوں کی طرف لینے پر مصر ہیں وہ وجوہ قطعاً اس مقام پر موجود نہیں ہیں۔ سب سے بڑی زحمت ہماری تاویل کے لینے میں مولنا محترم کے سامنے یہ ہے کہ ایا اس طرح تبدیلی خطاب اور دخل مقدر ہوتا بھی ہے؟ یوں ہی جہاں چاہا خطاب میں تبدیلی اور دخل مقدر ٹھیرا لیا۔ ہماری دانست میں ہماری تاویل کے لحاظ سے جو تبدیلی خطاب اور دخل مقدر ماننا پڑتا ہے نہ تو یہ دخل مقدر ہی کی کوئی انوکھی مثال ہے اور نہ تبدیلی خطاب ہی کی۔ بلکہ اس طرح کے تبدیل خطاب اور دخل مقدر کی بیسیوں مثالیں قرآن پاک میں موجود ہیں۔ چند آیات اپنے دعوے کے اثبات کے لیے نقل کرتا ہوں۔

"امثلۂ تبدیل خطاب"

سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ	دیکھ ہم نے کیونکر دنیا میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے حالانکہ آخرت ہی حقیقی شرافت و بزرگی کا معیار ہے خدا کے ساتھ کسی اور کو اس کا سہیم نہ ٹھیرا ورنہ تم برے ٹھیروگے اور تیرے رب کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ کے ساتھ

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا
تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا
قَوْلًا كَرِيْمًا..... وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ
نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى
حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ
تَبْذِيْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ
الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ
رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا
تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ
وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ

نیکی کرنا اگر ان میں ایک یا دونوں تیرے سامنے
بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی بات میں اف تک نہ کرنا
اور ان کے سامنے نرم دلی سے اطاعت کا
بازو جھکا دینا اور ان کے حق میں یہ دعا مانگنا کہ
پروردگار میرے والدین پر اسی طرح رحم فرما جس طرح
انھوں نے جب میں چھوٹا تھا رحم کیا تھا تمہارا رب
تمہارے دلوں کے راز سے خوب واقف ہے اگر
تم نیک ہو تو وہ توبہ کرنے والوں پر بخشش کرتا ہے،
اور قرابت دار کو اس کا حق ادا کر اور غریب اور
مسافر کا حق دے اور فضول خرچی نہ کیا کر، فضول
خرچ شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے آقا کا
بڑا ہی ناشکر گذار ہے اگر اپنے پروردگار کے فضل
کے انتظار میں جس کی تجھکو امید ہو ان مستحقین میں سے
کسی سے تجھکو منہ موڑنا پڑے تو ان کو نرمی سے سمجھا
دے، اور اپنا ہاتھ نہ اتنا سکیڑ ے کہ گویا گردن میں
بندھا ہے اور نہ اتنا پھیلا ہی دے کہ ہر طرف سے تجھکو
لوگ ملامت کریں اور تو تہی دست ہو جائے تیرا رب
جس کی روزی چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے جس کی چاہتا
ہے کم کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب

سَاءَ سَبِيلًا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ الآية (رکوع ۲-۳-۴)

واقف ہے اور تم افلاس کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو ہم ہی ان کو اور تم کو دونوں کو روزی دیتے ہیں ان کا قتل کرنا بڑا ہی جرم ہے اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بیحیائی ہے اور بری راہ ہے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور جو شخص ظلم سے مارا جائے تو اس کے ولی وارث کو قصاص کا حق ہم نے دیا ہے تو چاہیئے کہ وہ اس خون میں زیادتی نہ کرے کیونکہ اس میں اس کو جیت ہے اور یتیم جب تک اپنی عقل و شعور اور جوانی کو پہنچ لے اس کے مال و جائداد کے قریب بھی نہ جانا لیکن اس طریقے سے جا سکتے ہو جو ان کے حق میں بہتر ہو عہد کو پورا کیا کرو اس کی باز پرس ہوگی اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کر دو اور جب تول کر دو تو سیدھی ترازو سے تول کر دو یہ طریقہ اچھا ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے اور جس بات کا تجھکو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ ہو لے، کیونکہ کان آنکھ، دل سب سے مواخذہ ہوگا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ تو اس چال سے نہ زمین کو شق کر ڈالے گا اور نہ پہاڑوں کے برابر اونچا ہو جائے گا۔ ان تمام باتوں کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ یہ تمام احکام دانشمندی کی ان باتوں میں سے ہیں جو خدا نے تیری طرف وحی کی ہے"۔

اوپر آیات کا جو سلسلہ ہم نے نقل کیا ہے اس پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ اس میں خطاب کی گونا گون تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کہیں پیغمبر سے خطاب ہے تو کہیں عام لوگوں سے۔ اِن آیات میں ذرا امعان نظر سے کام لیں گے تو خطاب سے متعلق ایک زبردست اصول ہاتھ آئے گا۔ وہ یہ کہ بعض اوقات قرآن مجید ایک بات عام لوگوں سے بواسطۂ نبی بحیثیت اس کے کہتا ہے کہ وہ سب کا امام و قائد ہے۔ اس صورت میں ایک ہی سلسلۂ کلام میں تبدیلی خطاب کا ہونا لازم ہے۔

پھر سورۂ احزاب کی ابتدائی آیات بغور پڑھیے۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَاتَّبِعْ ... مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

اے نبی! تقویٰ اختیار کرو اور کافروں اور منافقوں کی باتوں پر کان نہ دھرو اللہ (سب کے احوال سے) واقف ہے اور حکمت والا ہے اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی جانب سے وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو بیشک خدا تمہارے اعمال سے اچھی طرح واقف ہے۔

ایک دوسری جگہ یوں ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ۔ (الطلاق: ۱)

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انھیں عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار کرو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی نکل جائیں

سورۂ ہود میں ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَلَا

پس تم اور جو لوگ توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہو گئے ہیں (دین پر) قائم رہو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو۔

تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۔ (رکوع ۱۰)

خدا کی آنکھیں تمہارے اعمال کا اچھی طرح مشاہدہ کر رہی ہیں اور ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا ہے نہ جھکنا کہ آگ تم کو آلگے حال یہ ہے کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تم بے یار و مددگار کے ہو گے ۔

دیکھیے ان سب آیات میں خطاب کی ابتدا نبی سے کیگئی ہے لیکن مراد پوری امت ہے اسی لیے بعد میں خطاب جمع کے صیغہ سے لایا گیا ہے ۔ اس قسم کی بے شمار آیات قرآن پاک میں ہیں لیکن خوف طوالت کی بنا پر چند ہی پر ہم نے اکتفا کیا ہے ۔

سورۂ نحل میں ہے ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (رکوع ۶)

اے نبی ہم نے تم سے پہلے تمہاری ہی طرح کے آدمی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے دلائل اور صحائف کے ساتھ ان کی طرف وحی بھیجتے تھے تو اگر تمہیں نہیں معلوم تو اہل کتاب سے پوچھ لو اور اسی طرح تم پر بھی یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے تاکہ جو پیام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے اس کی شرح کر دو ۔ اور تاکہ وہ بھی سوچیں ۔

یہ آیات ایک ہی سلسلۂ کلام کی ہیں لیکن ملاحظہ ہو ان میں خطاب کی کیسی تبدیلی ہوی ہے ۔ پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب (من قبلک) التفات ہے ۔ پھر عام لوگوں کی طرف (فاسئلوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) ہے اس کے بعد پھر آپ ہی کی جانب (وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ) التفات ہے ۔

خطاب سے متعلق ابتک جو کچھ کہا گیا، اس سے محض یہ دکھلانا مقصود ہے کہ ایک ہی سلسلۂ کلام میں

تبدیل خطاب ہوتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تبدیلی کلام کے حسن پر کچھ بھی اثر انداز نہیں ہوا کرتی بلکہ اس سے کلام کا حسن اور دوبالا ہوجاتا ہے۔ اس مقام پر تبدیلی خطاب کے فوائد بیان کرنے کی گنجائش نہیں اس لیے ہم اسے نظر انداز کرکے اپنے اس دعوے کے اثبات میں دلائل لائیں گے کہ قرآن پاک میں بے شمار آیات دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں۔ اور نہ معلوم کتنی آیات میں ایسے شبہات واوہام رفع کیے گئے ہیں جو قرآن میں مذکور تک نہیں ہیں پہلے ہم وہ آیات نقل کرتے ہیں جن میں لوگوں کے ایسے اوہام باطلہ کا رد کیا گیا ہے جن کا قرآن میں تذکرہ تک نہیں ہے۔

سورۂ اعراف میں ہے۔

(۱) وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهٖ
مِنْ حُلِيِّهِمْ جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا
لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ
وَكَانُوا ظَالِمِينَ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ
وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ
لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
الْخَاسِرِينَ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهٖ
غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي
مِنْ بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى
الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهٗ
إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي
وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ

اور موسیٰ کے پیچھے ان کی قوم کے لوگوں نے اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا کہ وہ ایک جسم تھا جس میں (بیل کی سی) آواز تھی اتنا بھی نہ سوچا کہ وہ ان سے کچھ کہہ بھی تو نہیں سکتا، اور نہ ان کو راستہ ہی دکھا سکتا ہے اس کی پرستش میں لگ گئے حالانکہ وہ اپنے اوپر ظلم ڈھا رہے تھے اور جب ان کا کیا ان کے سامنے آیا اور اپنے کو انہوں نے بھٹکا ہوا پایا تو کہنے لگے اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمارے قصور نہ معاف کرے گا تو ہم یقیناً خاسرین میں سے ثابت ہوں گے اور جب موسیٰ غصہ اور رنج میں بھرا ہوا اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آیا تو بولے میرے پیچھے میری غیبت میں تم نے بہت بری حرکت کی،

وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ کیا تم اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر نہ رہکر جلدی کر بیٹھے؟ اور الواح مقدس کو ڈالدیا اور اپنے بھائی (رکوع ۱۸) کے سر کو پکڑ کر ان کو اپنی طرف کھینچنے لگا۔ اس پر ہارون نے کہا ماں جائے بھائی لوگوں نے مجھکو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کر ڈالیں تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے، اور مجھکو ظالم لوگوں کے ساتھ مت سان۔"

مذکورہ بالا آیات میں بیان واقعہ کے ساتھ ساتھ خط کشیدہ الفاظ سے یہودیوں کے اس زعم باطل کی تردید مقصود ہے جو انہوں نے حضرت ہارون کی جانب منسوب کر دیا چنانچہ توراۃ میں ہے

اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑی پر سے اترنے میں دیری کرتا ہے تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوئے اور اس سے کہا کہ اٹھ ہمارے لیے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلیں کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں مصر کے ملک سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہوا۔ ہارون نے انھیں کہا کہ: یو رسونے کے جو تمہاری جوروؤں اور تمہاری بیٹیوں کے کانوں میں ہیں توڑ توڑ کے ہارون کے پاس لائیں اور اس نے ان کے ہاتھوں سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اس کی صورت حکاکی کے ہتیار سے درست کی اور انھوں نے کہا اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہ کہہ کے منادی کی کہ کل خداوند کے لیے عید ہے۔ (خروج باب ۳۲)۔

دیکھیے توراۃ کی مذکورہ بالا آیات کے خط کشیدہ الفاظ میں یہودیوں کی جس حماقت کا قرآن پاک نے جواب دیا ہے اس کا تذکرہ تک قرآن میں نہیں ہے، لیکن حضرت ہارون کی طرف نسبت شرک کا بڑی خوبی کے ساتھ رد کر دیا ہے۔

سورۂ تحریم میں ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا الآية (رکوع) — اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت محفوظ رکھی۔

اس آیت میں احصنت فرجہا کی قید لگا کر قرآن پاک نے حضرت مریم کی عصمت و عفت کی طرف اشارہ کر دیا اور اہل کتاب نے ان کی جانب جو کذب و افترا منسوب کیا تھا اس کے تمام پردوں کو چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی۔ اس باب میں انہوں نے جو جعل سازیاں کی ہیں اُن کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے انجیل کا پہلا باب پڑھنا چاہیے۔

سورۂ طٰہٰ میں ہے۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى (رکوع) — اور اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنے بدن میں رکھ لو تو بدون اس کے کہ کسی طرح کا روگ ہو سفید نکلے گا۔ دوسرا معجزہ ہے۔

اس آیت میں خط کشیدہ الفاظ سے یہودیوں کے ایک وہم کی تردید مقصود ہے، توراۃ میں ہے

"پھر خداوند نے اسے کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھا اور جب اس نے اسے نکالا تو دیکھا کہ اس کا ہاتھ برف کی مانند سفید مبروص تھا" (خروج باب ۴)

سورۂ قٓ میں ہے۔

(۴) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (رکوع ۳) — اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں تکان چھو تک نہیں گئی۔

اس آیت میں بھی خط کشیدہ الفاظ سے خدا نے یہودیوں کے ایک زعم باطل کی تردید کی ہے

وہ یہ کہ یہودیوں کا خیال تھا کہ خدا کو آسمان و زمین کی تخلیق سے تکان لاحق ہوگئی تھی، چنانچہ ساتویں دن اس نے آرام کیا۔ تفصیل معلوم کرنے کے لیے توراۃ کی کتاب پیدائش کے باب دوم کی طرف مراجعت کرنی چاہیے۔

اب تک ہم نے اپنے اس دعوے کے اثبات میں (کہ قرآن پاک میں بے شمار آیات دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں) ایسی آیات نقل کی ہیں جن میں قرآن پاک نے بحیثیت کتب سابقہ کے مہیمن ہونے کے ان کے شبہات و اوہام کا جواب دیا ہے اور جن کا تذکرہ تک قرآن میں نہیں ہے۔ اب ہم وہ آیات نقل کرتے ہیں جو ایسے دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں جو قرآن میں کہیں نہ کہیں مذکور بھی ہے۔

سورۂ لقمان میں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (رکوع)	بیشک خدا کو قیامت کا علم ہے اور وہی پانی برساتا ہے اور اسے یہ بھی خبر ہے کہ رحموں میں کیا ہے، حالانکہ (انسانوں میں سے) کسی کو اس کی خبر نہیں کہ کل کیا کمائے گا اور کسی کو یہ بھی علم نہیں کہ کونسی زمین میں مرے گا یقیناً علیم و خبیر ہے

مذکورۂ بالا آیت پر غور کریں گے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ آیت کسی نہ کسی دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔ ہماری دانست میں اس کا دخل مقدر یہ ہے اور یہ ایک ہی جگہ قرآن پاک میں نہیں مذکور ہے بلکہ متعدد جگہ ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (الانبیاء : ۳)	وہ کہتے ہیں اس وعدہ (قیامت) کا ایفا کب ہے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

یہی آیت بار بار سورۂ یٰسین (رکوع ۳) سبا (رکوع ۳) نمل (۶) اور ملک (۲) میں دہرائی گئی ہے یہ دخل مقدر جن جن صورتوں میں آیا ہے ہر ایک میں کوئی نہ کوئی مناسب حال جواب دیا گیا ہے

لیکن اس کا جو جواب سورۂ لقمان میں مذکور ہے تقریباً وہی سورہ ملک میں بھی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (رکوع ۲)

کہدے (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف نذیر ہوں۔

الشوریٰ میں ہے۔

(۲) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ (رکوع ۵)

اور کسی کو یہ مجاز نہیں کہ خدا اس سے مکالمہ کرے مگر یہ کہ یا تو وحی کے واسطے سے یا پردہ کی اوٹ سے یا یہ کہ (اس کے پاس) رسول (فرشتہ) بھیج کریں وہ خدا کے اذن سے جو وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے ضرور وہ بہت ہی بلند اور حکمت والا ہے۔

مذکورۂ بالا آیت اس دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ۔ الآیۃ (البقرۃ: ۱۴)

اور وہ لوگ جو نہیں جانتے کہتے ہیں کہ کیوں نہیں خدا ہم سے باتیں کرتا یا کیوں نہیں ہمارے پاس کوئی معجزہ آتا؟

سورۂ بقرہ میں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (رکوع ۸)

بے شک مسلمان یہودی نصاریٰ اور صابی میں سے جس نے یقین کیا خدا اور آخرت کا اور عمل صالح کیا ان کے لیے خدا کے یہاں اجر ہے اور نہ ان کو ڈر ہے اور نہ کسی طرح کا غم۔

مذکورۂ بالا آیت اہل کتاب کے زعم باطل کی تردید میں واقع ہے اور وہ یہ ہے:۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا	وہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر وہ جو کہ یہودی
اَوْ نَصَارٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا	ہو یا نصرانی یہ ان کے اوہام ہیں کہدے ذرا اپنے اس
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ (بقرہ ۱۴)	دعوے پر دلیل تو لادیں۔
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى نَحْنُ	اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور اسکے
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (الآیۃ) (المائدہ ۳)	محبوب نظر ہیں۔

سورۂ انعام میں ہے۔

(۴) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ	اور اگر تم پر ہم کوئی کاغذ پر لکھا ہوا صحیفہ اتارتے اور
فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو بھی لیتے تو یہ لوگ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ (الانعام ۱)۔	(کفار و معاندین) کہتے کہ یہ تو سحر ہے۔

مذکورہ بالا آیت کا یہ دخل مقدر ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	اور وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اس پر کوئی نشان
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً	اتارا جاتا کہدے خدا نشان اتارنے پر قادر ہے
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (الانعام ۴)	لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

سورۂ طور میں ہے۔

(۵) وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا	اور اگر وہ آسمان سے کوئی بادل کا ٹکڑا گرتے ہوئے
يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ (رکوع ۲)	دیکھیں تو کہیں گے۔ یہ تو منجمد بادل ہے۔

مذکورہ بالا آیت اس دخل مقدر کے جواب میں واقع ہے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا	یا یہ کہ آسمان سے کوئی بادل کا ٹکڑا گرادو اگر تم اپنے
كِسَفًا (۹۲ بنی اسرائیل)	دعوے (رسالت) میں سچے ہو۔

ہم نے دخل مقدر کے متعلق جتنی آیات نقل کی ہیں انھیں دو قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے ایک وہ جن کا دخل مقدر قرآن پاک میں سرے سے مذکور ہی نہیں بلکہ قرائن اور کتب سابقہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ اور دوسرے وہ جن کا دخل مقدر قرآن میں مذکور ہے لیکن ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ہم نے اگرچہ مذکورۂ بالا آیات میں سے بعض تو ایسے اعتراض کے جواب میں واقع ہیں جو قرآن پاک میں مذکور تک نہیں بعض کے دخل مقدر مذکور ہیں لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوگیا کہ آیات "مَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ" بھی دخل مقدر کے جواب میں واقع ہیں جب کہ بظاہر یہاں کوئی قرینہ نہیں ہے ۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ آیات مستفسر عنہا میں جو دخل مقدر ہم نے ٹھیرایا ہے اس کی تائید قرائن اور نظام سورہ سے بھی ہوتی ہے اس کے لیے زیر بحث آیات کی سورہ پر ان پہلوؤں سے غور کرنا چاہیے ۔ (باقی) ۔

التعلیق الصبیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح ۔

تالیف جناب مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی مشکوٰۃ شریف علم حدیث کی مشہور مستند کتابوں میں سے ہے جس میں صحاح ستہ اور دوسری معتبر کتب حدیث کا عطر نکال کر رکھدیا گیا ہے فاضل مؤلف نے عربی زبان میں اس کی شرح لکھی ہے جس کے متعلق مولنا انور شاہ صاحب مرحوم و مغفور جیسے علامۂ اجل کی شہادت ہے کہ اتبک اس کتاب کی اس سے بہتر شرح نہیں لکھی گئی ۔ اس میں پچھلی تمام شرحوں کی خوبیاں جمع کردی گئی ہیں اور ان پر حسب ذیل خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے :۔ ۱۔ اسرار شریعت و حقائق و معارف اسلامیہ کے بیان کی طرف خاص توجہ کی ہے ۔ ۲۔ ہر باب کی ابتدا میں اسکے مضمون کے لحاظ سے تمام آیات قرآنیہ جمع کردی گئی ہیں تاکہ حدیث اور قرآن کے درمیان تعلق واضح ہوجائے ۔ ۳۔ صحابہ و تابعین کے مذہب مفصل بیان کیے گئے ہیں اور اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب پر مفصل بحث کی گئی ہے ۔ یہ کتاب فاضل مؤلف نے خود دمشق جاکر چھپوائی ہے ۔ کاغذ اور طباعت بہترین ہے چار جلدیں طبع ہوچکی ہیں ۔ دو جلدیں عنقریب چھپکر آنے والی ہیں قیمت فی جلد عہ حالی علاوہ محصولڈاک دفتر ترجمان القرآن سے طلب فرمایئے